بہاول پور میں اردو نعت گوئی

Urdu reciting in Bahawalpur

محمد حفیظ / پی ایچ ڈی سکالر
ذی وقار نجیب / پی ایچ ڈی سکالر

Abstract:
In the history of mankind, there has not been a single person who has achieved more virtue and dignity than Muhammad (peace be upon him). Wherever Islam reached in the world, naat-gui was also practiced, When the light of Islam came to the state of Bahawalpur, Muslims wrote naat kalam, Non-Muslims also wrote pious poems.
The poets of Bahawalpur state who wrote the naat's history, Mir Afzal Hasan Afzal Dehlavi, Qudsi Saharan Puri, Sheikh Irshad Nabi Raz, meer Wajid Ali Zar Bilgrami, Mirza Ashraf Gorgani, Mir Nasir, Ali Mohsin, MeerNasir Ali and WaJadi, Khawaja ghulam Fareed Syed Shams ul Deen Geelani, Abdul Rehman Azad Hakeem Abdul Haq shaoq. Qazi Muhammad Amin Ansari ghulam Nabi ghulamm Maolvi Akhtar Ahmad Akhtar Lalah Chinit Ray Sadiq Majeed Tamanna Hayat mairthi and many more.

Keywords:
Achieved, Promotion, Composer, Genres of Speech, Language and expression, Master of style.

بہاول پور کا شمار برصغیر کی ایسی متموّل ریاستوں میں ہوتا تھا جو زرخیز و سرسبز جغرافیے کے علاوہ علم و ادب کے جواہر سے مالا مال تھی۔ یہ برصغیر کی پہلی ایسی ریاست تھی جس میں باقاعدہ طور پر اردو کو ریاستی اور دفتری زبان بنانے کی سرکاری طور پر کوشش کی گئی۔ اگرچہ فارسی و عربی زبانوں کو مذہب و ثقافت کے ساتھ تاریخی حوالوں سے بھی خصوصی اہمیت و احترام حاصل رہا مگر تحریک پاکستان کے عروج اور مولوی عبد الحق کی کوششوں سے لوگوں کا رجحان اردو زبان کی طرف ہو چکا تھا۔ اردو کے فروغ میں انگریزی کی دلچسپی اور کارگزاری بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔

https://doi.org/ 10.58932/MULC0022

بیسویں صدی کے اوائل میں برصغیر کے طول و عرض میں علامہ محمد اقبال کی شاعری کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا اور وہ نواب آف بہاول پور کے قانونی مشیر بھی منتخب ہو چکے تھے۔ ان کی سیاسی اور اصلاحی شاعری نے ریاست میں اپنی بساط بچھائی۔ اس سے کچھ عرصہ قبل خواجہ غلام فرید جیسی مذہبی اور ادبی شخصیت نے اردو کو بھی اپنا وسیلۂ اظہار بنایا ہوا تھا۔ اوچ شریف کے سادات گھرانے کے ایک جیّد اور عالم دین شاعر مخدوم شمس الدین گیلانی نے ارمغان اوچ کے عنوان سے اپنی شعری کتاب متعارف کرائی تھی۔ دہلوی (1) بہاول پور میں اردو کی ترویج کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"۱۸۶۷ء میں ریاست بہاول پور میں حکومت نے "صادق الاخبار" کے نام سے ایک اردو اخبار جاری کیا جس سے اردو کی ترویج و اشاعت میں کافی مدد ملی علاوہ ازیں یوپی اور دہلی کے جو خاندان وقتاً فوقتاً یہاں ملازمتوں کے سلسلے میں آتے رہے ان کے سبب بھی اردو اور اردو شاعری کا مذاق عام ہوا۔"

بہاول پور پر عباسی خاندان کی فرماں روائی تھی جو اگرچہ تارک الوطن تھے مگر اپنے ساتھ علمی و ادبی شوق و ذوق بھی لائے اور یہیں اس کو پروان بھی چڑھایا۔ قیام پاکستان اور بہاول پور کے اس میں ادغام تک یہاں علما و ادبا اور شعرا کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ بیرونی شعرا خصوصاً نواب آف بہاول پور کی سال گرہ کے موقع پر حاضری دیتے، قصائد پڑھتے اور داد و امداد وصول کرتے۔ وظائف اور انعام و اکرام کے لیے باقاعدہ ایک محکمہ تعریفات قائم تھا اس دربار کے آخری شاعر حفیظ جالندھری تھے جو نواب آف بہاول پور صادق محمد خان کے زمانے تک ریاست میں آتے اور وظائف پاتے رہے۔

انیسویں صدی کے اواخر تک یہاں آنے والے جن مشہور شعرا کے تاریخی شواہد ملتے ہیں، ان میں میر افضل حسن افضل، دہلوی قدسی سہارن پوری، شیخ ارشاد نبی باز، میر واجد علی، نزاد بلگرامی، مرزا اشرف گورگانی، وحید الدین سلیم پانی پتی جیسے جید ادیب آئے۔ مقامی شعرا میں عزیز الرحمن عزیز، میر ناصر علی، محسن خان پوری، جلال الدین بعید، خواجہ غلام فرید، شمس الدین گیلانی نے اردو شاعری کو فروغ دیا تو میر ناصر علی وجدی، عبدالرحمٰن آزاد، حکیم عبدالحق شوق، خرم بہاول پوری، قاضی محمد امین انصاری، فقیر غلام نبی غلام، مولوی غلام احمد اختر، لالہ چننیت رائے، صادق مجید تمنا اور حیات میرٹھی جیسے ادیبوں نے فروغ اردو زبان میں انمول کام کیا۔

بہاول پور ریاست میں اگرچہ نعت کی بنیاد صدیوں پہلے صوفی شعرا اور خصوصاً عبدالحکیم اوچوی نے رکھ دی تھی مگر باقاعدہ روایت مخدوم شمش الدین گیلانی، خواجہ غلام فرید، قاضی محمد امین، غلام نبی غلام جیسے شعرا کی

مرہون منت رہی۔ریاست بہاول پور کی دو سو سالہ ادبی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو عزیز الرحمن عزیز کے رسالہ "صادق الاخبار" کے ذریعے جو اولین امانت دور جدید تک پہنچتی ہے وہ علامہ اقبال کے استاد ارشد گورگانی کے بھتیجے اشرف گورگانی کی ہے جو "صادق التواریخ" کے مدون و مولف ہیں۔

عندلیبان اول نغمہ سرایانِ رسول ساکنانِ حرمِ قدس غزل خوانِ رسول

ان کی توصیف میں ناطق ہے کلامِ ربی میری گویائی کہاں اور کہاں شانِ رسول(2)

نعت گوئی کے فروغ کی بنیادی وجہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس کی رو سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت جزو ایمان ہے اور وجہ بخششِ آخرت ہے۔ حضور پاک پر درود و سلام کی روایت خود خدائے کریم سے شروع ہوتی ہے۔ سیرت پاکؐ کا مطالعہ و مذکورہ وجہ کار ثواب ہے۔نعت گوئی میں مسلمان شعرا نے دلی جذبات کے ساتھ ساتھ عقیدت و احترام کو بھی مقدم جانا ہے۔نعت گوئی کسی طور بھی سہل کاری نہیں ہے۔اس میں اگر احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو گویا ایمان گیا۔نعت گوئی کسی پل صراط سے ہرگز کم نہیں۔بہاول پور ریاست اسلامی اقدار کے فروغ اور امن و آشتی کی خوبیوں سے مالا مال ریاست تھی۔ گویا یہاں کا سرکاری اور عوامی مزاج شعائر اسلام،روایات اور حب محمدؐ سے سرشار تھا۔اس روایت کے امین شعرا میں ایک مستند نام پچاس سے زائد کتب کے خالق ڈاکٹر سید قاسم جلال کا ہے۔وہ (3)نعت گوئی کے حوالے سے اپنی کتاب "رموزِ عرفان" میں یوں رقم طراز ہیں:

وہ دل جو مہبطِ حبِ رسول ہوتا ہے اُسی پہ رحمتِ حق کا نزول ہوتا ہے

نبی کی یاد میں ڈوبا ہے جو اسی کے لیے نشاط روح کا آساں حصول ہوتا ہے

ڈاکٹر ذیشان اطہر گورنمنٹ ڈگری کالج بہاول پور میں پڑھا رہے ہیں۔وہ بہاول پور کے جید اور استاد شعرا میں شمار ہوتے ہیں اور صاحبِ اسلوب شاعر ہیں۔انھوں نے اردو شاعری کی تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ان کی نعت نگاری فی زمانہ منفرد اسلوبِ سخن کی نمائندہ ہے۔ڈاکٹر ذیشان اطہر سہل ممتنع کے ماہر ہیں۔ ان (4)کے نعتیہ اشعار میں سے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:

سرکار کا نام کیا لیا ہے جنت کا دریچہ کھل گیا ہے

میرا ہر شعر ہے منور یہ سارا جمال آپ کا ہے

دبیر الملک نقوی احمد پوری اپنے عہد کے سر خیل شاعر تھے۔ انھیں آپ کو استاد الشعرا بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اردو اور سرائیکی دونوں زبانوں کے شاعر تھے۔ انھوں نے اپنے عہد کی شاعری کو جدید جہتوں سے متعارف کرایا اور غزل کے ساتھ نعت گوئی میں بھی اپنا نام کمایا، وہ(5) نعت میں کچھ ایسے اظہار خیال فرماتے ہیں:

اور کیا شے میں گنہ گار طلب کرتا ہوں یا نبی آپ کا دیدار طلب کرتا ہوں

کس قدر دھوپ کی شدت ہے بدن جلتا ہے سایۂ کملیِ سرکار طلب کرتا ہوں

رفیق راشد خان پور کے ایک سکول میں مدرس تھے۔ انھوں نے تمام عمر نہ صرف یہ کہ نسلِ نو کو پڑھایا بلکہ عشقِ رسولؐ کی شمع بھی نوجوانوں کے دلوں میں روشن کی۔ رفیق راشد بہاول پور کے شہرت یافتہ استاد شاعر ہیں۔ ان کی شعری جہات میں نعت گوئی کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ ان کی نعتیں ان کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی وابستگی کی مظہر ہیں۔ ان کی نعت کے دو شعر درج ذیل ہیں(6):

نہیں ہے کام یہ مشکل مرے خدا کے لیے قلم ہو نقش مرا نعتِ مصطفٰی کے لیے

قبول ہوتی ہے اس اسمِ پاک کے صدقے اٹھیں جو ہاتھ ہمارے کسی دعا کے لیے

ڈاکٹر مشہود حسن رضوی ادبی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہاول پور میں اردو زبان کے فروغ پانے کی بنیادی وجہ ان کے والد بزرگ سید شہود حسن رضوی تھے جنھوں نے نواب آف بہاول پور کی مصاحبت اختیار کرتے ہوئے نہ صرف یہ کے بہاول پور میں اردو زبان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کیا بلکہ بہاول پور کی سرکاری زبان بنوانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر مشہود حسن رضوی ایک پختہ فہم اور صاحبِ اسلوب شاعر ہیں۔ انھوں نے غزل و نظم کے ساتھ نعت گوئی میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا۔ رضوی(7) کی نعتیہ فکر درج ذیل ہے:

بسا ہے خیالوں میں کوے مدینہ مرے دل میں ہے آرزوے مدینہ

ہو شام و سحر لب پہ نام محمد رہے رات دن گفتگوے مدینہ

سید آل احمد بہاول پور کے کہنہ مشق اور اعلٰی تعلیم یافتہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری عصر موجود میں نئی بصیرتوں کی تخلیق کا سبب بنی۔ یہ ایسے اردو شناس تھے جو ترک سکونت کرکے بہاول پور میں قیام پذیر ہوئے اور اردو

شاعری کو بہاول پور میں باوقار بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ان کے شاعرانہ خصائص کا ایک نمایاں رنگ نعت گوئی بھی تھا۔ان (8) کے نعتیہ خیال درج ذیل ہیں:

لب پر جو ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ یہ بھی ہے انعامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اک اک نکتہ اسم مجسم طاس خرد پر طاس جنوں پر ۔۔۔ خلق سراپا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر منظور خاکی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کے نام ور شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں وضع داری اور منکسر المزاجی کا عنصر بدرجہ اتم موجود ہے۔ڈاکٹر خاکی بڑے غور وخوض کے ساتھ شعر لکھتے تھے۔غزل و نظم میں انھوں نے اپنا ایک معتبر مقام بنایا ہوا تھا لیکن نعت گوئی میں بھی اعلیٰ شعر لکھنے کا ہنر جانتے تھے۔ ان (9) کا نعتیہ خیال قابل توجہ ہے:

دل کو تری تمنا آنکھوں کو جستجو ہے ۔۔۔ تجھ سے ہی یا محمد دو جگ کی آبرو ہے

صورت تری بشر کی سایہ نہیں ہے لیکن ۔۔۔ تصویر میں مصور خود آپ ہو بہو ہے

بہاول پور میں نوجوان نسل کے نمائندہ شاعروں میں سجاد علوی کا نام صفِ اول کے شعرا میں آتا ہے۔ انھوں نے بہاول پور میں نظم، خصوصاً آزاد نظم کے فروغ کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ ہر سال ان کی نئ تخلیق سامنے آتی ہے۔ نظمیہ شاعری میں نظمیہ نعت کے قرار واقعی ابتدائی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ایک نعتیہ نظم درج ذیل ہے:

فیض جاری ہے حضور آپ کی رحمت کا تمام ۔۔۔ ہم اسی ایک سبب سے تو یہاں ہیں اب تک

یوں خدا اور فرشتے بھی ثنا کرتے ہیں اب تک تیری ۔۔۔ یہی نغمہ ہے محبت کا ترا صلے علیٰ

بہاول پور میں سرائیکی اور اردو نظم کا ایک اور بزرگ اور علم وادب کا سرخیل شاعر ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر ہے۔ بہاول پور میں اگر کوئی صاحب الرائے ماہر لسان، نقاد اور تحقیق کار نظم گو شاعر ہے تو وہ بلا شبہ ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر ہے۔انھوں نے نعتیہ کلام بھی بدرجہ اتم لکھا ہے۔ان (11) کے نعتیہ کلام کی ایک جھلک پیش ہے:

ماہ تا مہر عرش اولیٰ تک ۔۔۔ کہکشاؤں کے سلسلے پھیلے

دھرتی جنت نظیر ہونے لگی ۔۔۔ پھول کھلنے لگے بہاروں میں

اور کس پر درود پڑھنے کو لفظ حال سجود سے اٹھے
کس کی خاطر مقام سدرہ سے محترم پاک ساعتیں اتریں

سید محمد خالد بخاری بہاول پور کے دارالخلافہ احمد پور شرقیہ کے وہ نامور شاعر ہیں جن کی وجہِ شہرت ہی اردو نعت گوئی ہے۔ سید خالد کا جداگانہ اسلوب زبان وبیان کی شیرینی میں گندھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ان(12) کی نعتیہ فکر کی ایک خوبصورت مثال مولانا جامی کی نعت کے مصرع کی تضمین ہے:

سمائی دل میں ہے مدت سے یہ دھن کہ کملی والے کے گاتا ہوں میں گن
کبھی تو میری پتپا لیں گے وہ سن نسیما جانب بطحا گزر کن

اظہر عروج خان پور کے ایک مشہور شاعر ہیں۔ ان کا شمار غزل اور نظم کے مستند شعرا میں ہوتا ہے۔ انھوں نے نعت اگرچہ رواجاً کہی ہے لیکن ان کی شاعرانہ مہارت اور لسانی عبور نے نعتیہ کلام کو بھی معتبر بنا دیا ہے(13):

آپ جیسا نہ کوئی خدا کی قسم زلف واللیل چہرہ ضحیٰ کی قسم
جبریل بھی آیا تھا خادم بن کر پاس ان کے بھی اللہ کی قسم

فرحت رائے بہاول پور کی پہلی خاتون نعت گو شاعرہ ہیں جو صاحب کتاب ہوئیں۔ اگرچہ ان کی وجہِ شہرت غزل و نظم ہے مگر نعت گوئی میں ان کا سہلِ ممتنع کلام سادگی کا مرقع ہے۔ فرحت رائے ایک صاحبِ اسلوب شاعرہ ہیں۔ ان کی عام آدمی سے محبت کے ساتھ ساتھ خاص طور پر اہلِ بیت اور محمدؐ سے عقیدت ان کے مذہب سے لگاؤ کو ظاہر کرتی ہے۔ ان(14) کی نعت کے کچھ اشعار دیکھیے:

پیمبر اور محبوب خدا ہیں رسول اللہ محمد مصطفیٰ ہیں
بدن پر کھا کے پتھر بھی دعا دی وہ امّی پیکرِ صبر و رضا ہیں

یاسر عباس ایک نوجوان شاعر ہیں۔ وہ انگریزی ادب کے طالب علم ہیں۔ جذبۂ عشق سے سرشاری نے انھیں اردو غزل کی طرف رغبت دلائی۔ ان کی شاعری غمِ زمانہ اور غمِ جاناں سے لبریز ہے مگر نعت بھی کمال کی لکھتے ہیں۔ ان کی شاعری کا کمال نکتہ آفرینی ہے۔ عباس(15) کا نعتیہ خیال ملاحظہ فرمائیں:

جلوہِ حسنِ ذات کہہ نہ سکیں خوش بیاں ان کی بات کہہ نہ سکیں

اس قدر نور ہے مدینے میں رات کو لوگ رات کہہ نہ سکیں

سید خرم پیر زادہ بہاول پور کے نوجوان مگر پختہ شاعر ہیں۔ چھوٹی بحر میں لکھنے کا کمال رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری استادانہ اہمیت کی حامل ہے۔ ترنم، سادگی اور پر مغز خیال ان کے کلام کی پہچان ہیں۔ ان کی نعت گوئی اپنا ایک منفرد مزاج و مقام رکھتی ہے۔ ان(16) کے دو اشعار بطور مثال پیش ہیں:

میں ہوں یہاں پر اور مرا دل پہنچا شہر مدینے میں کیا عالم ہے ان کا تصور، نور بھرا ہے سینے میں

ان کے دم سے میرا ایماں ان کے دم سے میں ہوں مسلماں ان کے کرم سے میری ہر اک سوچ ہے ایک قرینے میں

ڈاکٹر عاصم ثقلین ایس ای کالج جیسے شہرہ آفاق کالج میں اردو ادب کے استاد اور صاحب الرائے شاعر ہیں۔ ان کی شاعرانہ جہتیں ان کو ہر دل عزیز بناتی ہیں۔ انتہائی خوش مزاج اور بذلہ سنج ہیں۔ ان کی شاعری رفعتِ خیال اور حیرت سے گندھی ہوئی ہے۔ بہاول پور میں شاید ہی کوئی ان سے بڑھ کر شعر شناس ہو۔ ان کی نعت گوئی بھی بے مثال ہے۔ ان(17) کی نعتیہ نظم قابل غور ہے:

مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ نور ہیں کہ بشر کی عظمت بے کراں

کہوں نور تو مجھے نور سے بھی فزوں لگیں جو بشر کہوں تو پھر ان سا کوئی بشر نہیں

ناہید نگار اگرچہ بہاول پور کے نواح کی شاعرہ ہیں لیکن شعری وصف سے مزین خیال ان کی باندیاں دکھائی دیتے ہیں۔ جدید لب و لہجہ کی یہ شاعرہ اپنے جذبات و احساسات میں کرب اور انسانی ہمدردی کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کی چاشنی بھی اسلوب میں شامل رکھتی ہے۔ ناہید ان منفرد اور چنیدہ نعت گو شاعرات میں شامل ہیں جنھوں نے بہاول پور میں شعر و ادب کی روایت میں خاصہ معتبر اضافہ کیا۔ ان(18) کی نعت کے دو اشعار دیکھیں:

چراغ بزم کن فکان محمد ہیں دلوں کی راحت جان محمد ہیں

وہ نبی بر حق وہ نبی آخر ہیں نرالا ہے جن کا فیضان محمد ہیں

نذیر احمد شاہین کلیار ایک منجھے ہوئے مشہور شاعر ہیں۔ ملک نذیر ان گنتی کے شعرا میں شامل ہیں جنھوں نے صرف نعت کو ہی اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے۔ وہ نعت گوئی میں کمال رکھتے ہیں۔ ان کی کتاب بیاضِ عشق نعتیہ کلام پر مبنی تخلیق ہے۔ ان(19) کی نعتیہ فہم کی مثال درج ذیل دو اشعار ہیں:

ذکر خدا سے دوستو آغاز خوب ہے مومن کے من میں عشق کا یہ راز خوب ہے

شاہین جب سے میں نے کیا ذکرِ مصطفٰی دل نے کہا کہ خوب ہے انداز خوب ہے

اظہر ادیب کا تعلق احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور سے ہے۔ آپ انتہائی کہنہ مشق اور سینئر اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اظہر ادیب پاکستان کے صف اول کے شعرا میں شامل ہیں۔ اظہر ادیب لمحہ آمد کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعرانہ جہات کی ایک لمبی فہرست ہے۔ آئے روز ان کی شاعری پر کوئی نہ کوئی سکالر ریسرچ ورک کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اظہر کئی مستند اور مشہورِ زمانہ کتب کے مصنف ہیں۔ اظہر ادیب کا نعتیہ کلام بھی اپنی مثال آپ ہے، نمونہ کلام درج ذیل ہے(20):

جب ترا عکس دل کو عطا ہو گیا یہ مرا آئنہ آئنہ ہو گیا

سبز گنبد پہ نظریں پڑیں اور پھر زرد ہوتا ہوا میں ہرا ہو گیا

محمد فیاض ثابت سہروردی احمد پور شرقیہ، بہاول پور کے معتبر شاعر شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ ان منفرد شاعروں میں شمار ہوتے ہیں جن کا کلام سراسر نعتیہ ہے۔ جانِ جاناں ان کا نعتیہ شعری مجموعہ ہے۔ ان کی فکر ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے خیال کے طواف میں مصروف رہتی ہے۔ ان کی شاعرانہ عظمتیں ان کے درج ذیل اشعار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہیں۔ ان(21) کی نظمیہ نعت کے چند مصرعے درج ذیل ہیں:

اے سراپا حسن و جمال تیرا کیا کہنا تیرے حسن و جمال کے عکس سے

یہ سارا عالم روشن ہوا چاہے شمس ہو چاہے قمر ہو

اس سارے عالم و ارواح میں وجہ تخلیق بنی تیری ذات

ہمراز اچوی بہاول پور کے سرحدی شہر اوچ شریف کے مکین ہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا شاعری ہے۔ ماہر عروض اور قابلِ قدر شاعر ہیں، ان کی شاعرانہ جہات کافی پھیلی ہوئی ہیں۔ کوچۂ عشق کے مسافر ہیں۔ غزل و نظم کے ساتھ ساتھ نعت گوئی بھی ان کے بنیادی وصف میں شامل ہے۔ ان(22) کے دو نعتیہ اشعار درج ذیل ہیں:

آج جو آمد ہوئے الفاظ ہیں آسان سے نعت لکھنے کے لیے کی التجا رحمان سے

کیا کہوں ہمراز میں تو بند ہ ناچیز ہوں جو بھی کچھ عزت ہے میری، ہے نبی کی دان سے

محمد اکبر یوسف زئی بہاول پور کے ایک کہنہ مشق اور منفرد النوع شاعر ہیں۔ ان کے کلام کی اہم خوبی انفرادیت ہے۔ ان کی نعت ان کی اسی خوبی کی مظہر ہے۔ وہ شاعر مستند تھے مگر انھوں نے کبھی کسی سے اصلاح نہیں لی۔ ان(23) کے چند نعتیہ اشعار درج ذیل ہیں:

بسم اللہ الر حمٰن الر حیم شان بیان کر سکتا نہیں تیری رسول کریم

محمود، احمد حامد و محمود یہ واجب ہے تجھ پر پڑھیں ہم درود

رشید، منیر، نذیر، بشیر رُوے زمین پر ملتی نہیں تیری نظیر

محمد حفیظ طاہر گھوٹیہ بہاول پور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اقبالیات میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ سرائیکی اور اردو ادب کی کم و بیش تمام اصناف میں شعر و نثر لکھتے ہیں۔ ان(24) کا نمونہ کلام یہ ہے:

جس کسی کی بھی محمدؐ سے شنا سائی ہے اُس کو در پیش کوئی غم ہے نہ رسوائی ہے

آپ کی ذات ہے منگتوں کا سہارا طاہر بے کسوں کی اِسی دربار میں شنوائی ہے

عمر خان گھوٹیہ بہاولپور کے ابھرتے ہوئے نوجوان شاعر ہیں۔ غزل، نظم اور نعت میں طبع ازمائی کرتے ہیں۔ نمونۂ کلام درج ذیل ہے(25):

جس کے ہونٹوں پہ محمدؐ کی ثناء آئی ہے وہ ہے خوش بخت اُسے رب کی عطا آئی ہے

جان ودل آپ کے قربان مرا مال نثار یہ عقیدت تو مِرا پیشہ آبائی ہے

بظاہر نعت گوئی قدرے آسان نظر آتی ہے مگر یہ ایک مشکل طرزِ سخن ہے۔ ہمہ وقت آداب کو ملحوظ رکھنا خاصا مشکل امر ہے مگر بہاول پور کے ہر چھوٹے بڑے شاعر نے نعتیہ کلام لکھ کر زمانے میں سرخروئی و کمال حاصل کیا ہے۔ اگرچہ بہاول پور میں ہزاروں شاعر شرفِ نعت گوئی حاصل کر چکے ہیں مگر مالی مشکلات اور معاشی کسمپرسی کے سبب بہت کم شعرا کا کلام چھپ سکا ہے۔ راقم نے بصد کوشش جو چھپا ہوا کلام چھپا ہوا پایا اسے ڈھونڈ نکالا اور جو ملا اس کو بہاول پور میں اردو نعت کی روایت کے عنوان سے نمونہ کلام ایک تحقیقی مضمون کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ میرٹھی، حیات (۱۹۷۱ء)، مرتبہ: بہاول پور کا شعری ادب، جلد اوّل، بہاولپور، اردو اکیڈمی، ص ۵

2- ایضاً، ص26

3۔ جلال، سید قاسم (۲۰۱۲ء)، رموز عرفاں، کراچی، جیران اشاعت گھر، ص ۳۵

4۔ اطہر، ذیشان (۱۹۹۷ء)، اپنے خیمے اٹھا کر چلے ہیں، لاہور، شرکت پریس ص ۱۹

5۔ پوری، نقوی احمد (۱۹۹۸ء)، بولتا سورج، بزم نقوی احمد پور شرقیہ، ص ۱۹

6۔ راشد، رفیق (۱۹۹۵ء)، چراغ آگہی، طاہر امان پرنٹنگ پریس خانپور، ص ۱۵

7۔ رضوی، مشہود حسن (۱۹۹۸ء)، اڑتی گرد بہار بنی، کراچی، مکتبہ الہام بہاولپور، ص ۱۹

8۔ آل احمد، سید (۲۰۰۰ء)، بار حروف، بیگم سید آل احمد مکتبہ کارواں احمد نگر، بہاولپور، ص ۱۲

9۔ خاکی، منظور (۲۰۰۰ء)، خاموش تلاطم، احمد پور، بزم نقوی ص ۳۱

10۔ علوی، محمد سجاد (۲۰۰۲ء)، پوری بات ادھورے خط، بہاولپور، اسلامک آرٹ پبلشرز، ص ۴

11۔ ناصر، نصر اللہ خان (۲۰۰۳ء)، یہ کیسا دُکھ ہے، الحمد پبلی کیشنز، ص ۱۴

12۔ بخاری، سید محمد خالد (۲۰۰۴ء)، موج عشق، لاہور، ممتاز ارشد پبلشرز، ص ۱۱

13۔ عروج، اظہر (۲۰۰۴ء)، ر فاقت غم، خان پور، دھریجہ پرنٹرز ص ۹

14۔ رائے، فرحت، محبت کو تبدیلیاں اچھی نہیں لگتیں، بہاولپور، بہاول پنجاب پریس، ص ۲۷

15۔ عباس، یاسر (۲۰۰۷ء)، شام ہو گئی آخر، لاہور، الغازی پبلی کیشنز، ص ۲۸

۱۶۔ پیرزادہ، خرم (۲۰۰۷ء)،لگا کے مجھ کو گلے سے،لاہور، ممتاز پبلشنگ، ص ۲۵

17۔ درانی، عاصم ثقلین (۲۰۰۷ء)،کوئی روشنی میرا خواب کر،لاہور،، حاجی حنیف پرنٹر، ص ۱۶

18۔ نگار، ناہید (۲۰۰۹ء)،نگارش گل، ہیڈراجکاں، اے اے ناگر پبلشرز، ص ۱۴

19۔ شاہین، ملک نذیر احمد (2014ء)،بیاض عشق، ملتان، جویریہ پرنٹنگ پریس

۲۰۔ ادیب، اظہر (۲۰۱۶ء)،بدن سے آگے،لاہور، پی پی ایچ پرنٹرز، ص ۱۵

۲۱۔ ثابت، محمد فیاض (۲۰۱۷ء)،جان جاناں،لاہور، جگنو انٹرنیشنل پبلی کیشنز، ص ۴۲

22۔ اوچوی، ہمراز (۲۰۱۸ء)،دسمبر جا چکا ہے،لاہور، تہذیب انٹرنیشنل پبلی کیشنز، ص ۳۲

۲۳۔ یوسف زئی، محمد اکبر خان (۲۰۰۸ء)،دامن صحرا، بہاولپور، نیو سافٹ ویئر، ص ۷

۲۴۔ گھوٹیہ، محمد حفظ طاہر (۲۰۲۳ء)، نعت، ملتان، جھوک پبلشرز، ص ۷

25۔ عمر، عمر خان (۲۰۲۳ء) بہاول پور، راقم

References:

1.Meerthi, Hayaat (1971), Murattabah: *Bahawalpur ka Sheri adab*, Volume I, Bahawalpur, Urdu Academy, P 5
2.Ibid, P 26
3.Jalal, Syed Qasim (2012) *Ramoz-e-Irfan*, Karachi, Jeeran Ashaat ghar, P 35
4.Athar, Zeeshan (1997), *Apne Khaimey Utha k chalty hein*, Lahore,Shirkat Press, P 19
5.Puri, Naqvi Ahmad (1998), *Bolta Suraj*, Bazm Naqvi Ahmad Pur Sherqiyah, P 19
6.Rashid, Rafique (1995), *Charag-e-Agahee*, Khanpur, Tahir Amaan Printing Press P 15
7.Rizvi, Mashood Hassan (1998), *Urti Gard bahaar Bani*, Karachi, Magtabah ilham Bahawalpur, P 19
8.Aal Ahmad, Syed (2000), *Baar Haroof*, Begum Syed Aal Ahmad Bahawalpur, Maktabah Karwan Ahmad nagar, P 12
9.Khaki, Manzoor (2000), *Khamoosh Talatum*, Ahmadpur, Bazam e Naqvi, P 31
10.Alvi, Muhammad Sajjad (2002), *Poori Baat Adhorey Khat*, Bahawalpur, Islamic Art Publishers, P 4

11.Nasir, Nasrullah Khan (2004), *Ye kesa Dukh hai*, Alhamd Publications, P 14
12.Bukhari, Syed Muhammad Khalid (2004), *Mouj-e-Ishq*, Lahore, Mumtaz Arshad Publications, P 11
13.Arooj, Azhar (2004), *Rafaqat Gham*, Khanpur, Dhareecha Printer, P 9
14.Raye, Farhat, *Muhabbat ko Tabdeeliyan Achi nhi lgtein*, Bahawalpur, Bahawal Punjab Press, P 27
15.Abbas, yasir (2007), *Sham Hogai Akhir*, Lahore, Alghazi Publications, P 28
16.Peerzadah, Khurram (2007), *Laga kay mujh ko galey se*, Lahore, Mumtaz Publishing, P 25
17.Durrani, Asim Saqlain (2007), *Koi Roshni mera Khawab ker*, Lahore, Haji Haneef Printer, P 16
18.Nigar, Naheed (2009), *Ngarish gul*, Head Rajkan, AA Nagir Publishers, P 14
19.Kalyar, Malik Nazir Ahmad Shaheen (2014), *Byaz-e-Ishq*, Multan, Jaweria Printing press
20.Adeeb, Azhar (2016), *Badan se Agey*, Lahore PPH Printers, P 15
21.Sabit, Muhmmad Fayyaz (2017), *Jaan-e-Janan*, Lahore, Jugnoo International Publications, P 42
22.Ochvi, Humraz (2018), *December Ja Chukka hai*, Lahore, Tehzeeb International Publications, P 32
23.Yousaf Zai, Muhammad Akbar Khan (2008), *Daman-e-Sehra*, Bahawalpur, New Software, P 7
24.Ghootiyah, Muhammad Hafeez Tahir (2023), *Naat*, Multan, Jhook Publishers, P 7
25.Umar, Umar khan (2023), Bahawalpur, Raqim